میڈیا آفس
حزب التحریر
ولایہ افغانستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

حزب التحریر
HIZB UT TAHRIR

جمعہ، 16 ربیع الثانی 1441ھ | 13/12/2019 | پریس ریلیز | نمبر: Afg.1441/05

امریکا نے افغانستان میں دجل وفریب سے اپنی شکست کو چھپایا ہوا ہے

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس نے 2000 صفحات پر مشتمل ایک خفیہ دستاویز تک رسائی حاصل کی جس نے اٹھارہ سال پر محیط افغانستان میں امریکا کی جنگ کی حقیقت پر سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ جو بات اس جنگ کی حقیقت کے آشکار ہونے کے حوالے سے سب سے زیادہ اہم ہے وہ یہ کہ امریکی صدور، سینیٹرز، سفارت کاروں اور جرنیلوں نے افغان جنگ کی حقیقت کو چھپایا اور افغانستان میں اپنی ناکامی کو کامیابی دکھانے کے لیے اپنے لوگوں سے سفید جھوٹ بولا۔

اس کے علاوہ ان دستاویزات سے یہ حقیقت بھی واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ امریکی اداروں میں کئی اندرونی اختلافات موجود ہیں اور امریکی افواج پر اس حوالے سے دباؤ بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ وہ طالبان کے ساتھ ہونے والے امن مذاکرات میں معاونت فراہم کریں۔ حیرت انگیز طور پر ان دستاویزات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ امریکا کی سیاست کاری میں جھوٹ، دھوکہ اور حقائق کو چھپانا درحقیقت سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی میں ایک مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ امریکا، جو اس آئیڈیالوجی کا سرخیل ہے، کسی بھی دوسرے ملک سے زیادہ بہتر طریقے سے یہ کردار ادا کرتا ہے۔ جیسا کہ ایک سرمایہ دارانہ نظریہ ساز نے کہا تھا، "ایک جھوٹ چھپانے کے لیے سو جھوٹ بولنے ہوتے ہیں"۔

جمہوریت جو سرمایہ داریت کا بہروپ ہے، سیاست کو ایک ایسا تیراکی کا تالاب سمجھتا ہے جس میں تیراکی کرنے سے پہلے تمام اعلیٰ اقدار، اخلاقیات اور ایمان داری کو پرے پھینکنا ہوتا ہے اور واحد چیز جس کو ساتھ لے کر چلنا ہے وہ بے اصول حقیقت پسندی (Pragmatism) ہے۔ جی ہاں، یہ وہ میکاولی سیاست ہے جو امریکی سیاست کی بنیاد ہے لہٰذا اس بات میں کوئی حیرت نہیں کہ امریکی سیاست میں دھوکہ دہی، وحشیانہ پن، جرائم اور عوامی رائے سے کھیلنے کو ایک عظیم قابلیت اور فن سمجھا جاتا ہے۔ امریکا نے تو جھوٹ در جھوٹ بول کر افغان جنگ شروع کی تھی۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ، منشیات کی تلفی، کرپشن کا خاتمہ اور قومی تعمیر و ترقی، وہ چند مشہور زمانہ جھوٹ ہیں جو امریکا نے بولے اور جن کی بنیاد پر اس نے افغانستان پر حملے کو درست قرار دیا تھا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جیسے ہی کچھ وقت گزرا تو ان کی اپنی زبانوں سے اس دوغلے اور مجرم استعماری وجود کی حقیقت آشکار ہو گئی۔

افغانستان پر امریکی حملے کی اصل وجوہات کو سابق امریکی نمائندہ خصوصی برائے افغانستان و پاکستان جیمس ڈوبنز کے الفاظ کے ذریعے اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے جب اس نے کہا؛ "ہم غریب ممالک پر حملہ اسلئے نہیں کرتے کہ ان کو امیر بنائیں۔ ہم آمرانہ نظام کے حامل ممالک پر حملہ ان کو جمہوری بنانے کے لیے نہیں کرتے۔ ہم پرتشدد ممالک پر اس لئے حملہ کرتے ہیں تا کہ انہیں پرامن بنائیں اور ہم افغانستان میں واضح طور پر ناکام ہوئے ہیں"۔ مختصراً، افغانستان کے مسلمانوں کو یہ حقیقت جان لینی چاہیے کہ ایک ایسا ملک جس نے افغانستان کے ساتھ تعلقات کی بنیاد جھوٹ، دھوکہ اور جرائم پر رکھی ہے تو وہ جھوٹا، دھوکے باز اور مجرم تو ہو سکتا ہے لیکن اسٹریٹیجک دوست کبھی نہیں ہو سکتا۔ پچھلے اٹھارہ سال کے دوران ان کی جانب سے کیے جانے والے تمام وعدے اور معاہدے سوائے جھوٹ اور فریب کے کچھ بھی نہیں۔ جس طرح ماضی میں انہوں نے منشیات اور کرپشن ختم کرنے کے جھوٹے وعدے کئے بالکل ویسے ہی وہ جنگ کے خاتمے اور امن کے قیام کے جھوٹے وعدے کر رہے ہیں۔ لہٰذا افغانستان کے مسلمانوں کو اس جمہوریت کے جھوٹے نظام کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے، ان کی کٹھ پتلیوں کو مسترد اور امریکا کی جانب سے شروع کیے جانے والے ہر سیاسی عمل کا انکار کرنا چاہیئے، اور تماشا دیکھنا ہے جب کیسے ان کے جھوٹ، دجل وفریب کا نتیجہ بھی سوویت یونین کی تباہی جیسا ہو گا اور اس طرح ہمیں خوشیاں منانے کا ایک اور موقع ملے گا۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے اگر افغانستان کے مسلمان اور مجاہدین اپنے معاملات اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور اپنے اقدار کی بنیاد پر اپنی ریاست قائم کریں جو کہ اسلامی اقدار ہیں۔

ولایہ افغانستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس